کارل مارکس، لینن، سٹالن اور کاسترو، کون تھے؟ اخوان المسلمین، سنوسی تحریک اور فری میسن وغیرہ کسے کہتے ہیں؟ سوشلزم، نیشنلزم، سیکولرازم، کنفیڈریشن اور مارشل لاء وغیرہ کی کیا تعریفیں ہیں، یہ اور اس طرح کی دیگر معلومات کو اس باب کے تحت ذکر کیا گیا ہے۔

۴۔''اشتات ومتفرقات''۔ یہ باب شخصیات وگروہوں کے بارے میں مختلف قسم کی معلومات پر مشتمل ہے، اور کئی الفاظ جو استعمالات میں معروف ہوتے ہیں لیکن ان کا پس منظر اور حقیقت وکنہ کا علم نہیں ہوتا، تلاش وجستجو کا ذوق رکھنے والا قاری ان کے پس منظر کو جاننے کے لئے علمی تشنگی محسوس کرتا ہے، ایسے زبان زد اور کثیر الاستعمال امور کی اس باب میں وضاحت کردی گئی ہے، مثلاً دین اکبری، سقراط، سیاسی پناہ، قلوپطرہ، مرہٹہ، مسیحا، لارڈ میکالے، ہنی بال، پیر پگاڑا، سلافیہ، ایفرو دیت وغیرہ کا تعارف اس میں شامل کیا گیا ہے۔

ہمارے سامنے یہ کتاب کا پہلا ایڈیشن ہے، اس کا دوسرا ایڈیشن اشاعت کے مراحل سے گزر رہا ہے اور اس کو مزید مفید بنانے کی کوشش وسعی جاری ہے، امید ہے کہ آئندہ ایڈیشن میں کتاب میں موجود بعض تسامحات کی اصلاح بھی کردی جائے گی۔

کتاب کی طباعت واشاعت معیاری اور جلد بندی مضبوط ہے، یہ کتاب خوبصورت گیٹ اپ کے ساتھ مکتبہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی سے شائع ہوئی ہے۔

تحقیقی مقالات کی ترتیب، تدوین وتیاری کے اصول، مصنف: پروفیسر ڈاکٹر احمد شلبی ازہری، مترجمین: پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی، پروفیسر ڈاکٹر عبدالرحمٰن، پیشکش: مکتبہ یادگار شیخ الاسلام پاکستان، علامہ شبیر احمد عثمانیؒ، ہیڈ آفس: 162 سیکٹر 8/L، اورنگی ٹاؤن کراچی، صفحات: ۱۸۸۔

ڈاکٹر احمد شلبی ازہری مصر کے رہنے والے ایک اسکالر تھے، انہوں نے لندن اور کیمبرج یونیورسٹیز سے تعلیم حاصل کی تھی، بعد ازاں جامعہ ازہر، دار العلوم قاہرہ مصر، لندن یونیورسٹی، کیمبرج یونیورسٹی، ان کے علاوہ سوڈان ملائشیا اور لیبیا کی یونیورسٹیوں میں وہ تدریسی خدمات سرانجام دیتے رہے، یورپ سے وطن واپسی پر انہوں نے سب سے پہلے "كيف تكتب بحثاً أو رسالةً، دراسة منهجية" کے نام سے مقالہ نگاری کی ترتیب وتدوین اور اصول وضوابط سے متعلق ایک کتاب تالیف کی تھی، جو مؤلف کی قدآور شخصیت اور اپنے بلند معیار کی بناء علمی دنیا میں بہت مقبول ہوئی۔ مصنف نے اس کتاب کی تالیف میں جن چار بنیادی مآخذ سے استفادہ کیا ہے، ان میں ایک وہ کتابیں ہیں جو انگریزی میں اس موضوع پر لکھی گئی ہیں، دوسرا لندن اور کیمبرج یونیورسٹی میں اس موضوع کے مختلف پہلوؤں پر مشتمل اساتذہ کے لیکچرز اور ہدایات جنہیں مصنف نے اس وقت نوٹ کرلیا تھا، تیسرا ذاتی تجربات جو

مختلف موضوعات پر متعدد مقالات تحریر کرنے کے دوران حاصل ہوئے، چوتھا جامعہ قاہرہ کے طلبہ کے ساتھ وابستگی پر کلیہ دارالعلوم کے طلبہ کے مقالات کی نگرانی کے دوران حاصل ہونے والے تجربات۔ مصنف نے کتاب کو ایک مقدمہ اور چھ ابواب میں تقسیم کیا ہے، پہلا باب ''مقالہ اور اس کی کامیابی کے بنیادی عناصر''، دوسرا باب ''مقالہ لکھنے سے پہلے کی مشکلات''، تیسرا باب ''مقدمہ تحریر کرنے کا طریقہ''، چوتھا باب ''مقالہ کی ہیئت وکیفیت''، پانچواں باب ''مقالہ کا تحریری اسلوب وجلد سازی''، اور چھٹا باب ''انٹرویو (وائے وا) اور نتیجہ'' کے عنوان سے قائم کیا گیا ہے۔

''تحقیقی مقالات کی ترتیب، تدوین وتیاری کے اصول'' کے نام سے زیر نظر تالیف اس کتاب کا اردو ترجمہ ہے، جس کا ابتدائی اکثر حصہ مولانا صلاح الدین ثانی کا ہے، انہوں نے کتاب کی ابتداء میں ایک مقدمہ تحریر کیا ہے، اس میں انہوں نے کتاب کے بارے میں بعض امور کی طرف راہنمائی کرتے ہوئے کہا ہے کہ:

''مصنف جامعہ الازہر مصر میں میرے استاذ تھے، اس میں کوئی شک نہیں بہت فاضل شخصیت تھے لیکن ملحوظ خاطر رہے یہ کتاب آج سے پچاس سال قبل لکھی گئی تھی، اس لئے بعض اصولوں میں تبدیلی کی ضرورت ہے، ایسے مقامات پر بحیثیت مترجم بریکٹ یا حاشیہ میں رہنمائی کردی گئی ہے۔

مصنف مغربی دنیا سے بہت زیادہ مرعوب نظر آتے ہیں اور یہ تاثر دیتے ہیں گویا مسلمانوں میں تحقیق کا کوئی ضابطہ نہیں ہے یا تحقیق کا شوق ہی نہیں، حالانکہ مسلمانوں میں تحقیق ہمیشہ رائج رہی ہے، یہ اور بات ہے تحقیق کے اسلوب زمانہ کے ساتھ بدلتے رہتے ہیں، مصنف نے ریسرچ کے اصول جن کتابوں سے لئے ہیں، بہت کم مقامات پر ان کے ماخذات کی تفصیل فراہم کی ہے۔

بعض مقامات پر مصنف خود اپنے بیان کردہ اصولوں سے انحراف کرتے ہوئے نظر آتے ہیں، مثلاً موصوف کا موقف ہے مصادر وکتابیات میں صرف ان کتابوں کو درج کیا جائے جن سے بنیادی مواد لیا گیا ہے، ایسی کتب کا قطعاً ذکر نہ کیا جائے جو ضمنی مباحث پر مشتمل ہوں یا پھر کتب کے حواشی میں ان کا براہِ راست حوالہ نہ آیا ہو، جب کہ مصنف نے خود اپنی کتابیات مصادر میں اکثر ایسی کتب کا ذکر کیا ہے، یہ گویا خود اپنے اصولوں سے انحراف بھی ہے۔ میں نے اس کتاب کا صرف مترجم کی حیثیت سے ترجمہ نہیں کیا بلکہ بطور ناقد اس کا ترجمہ کیا ہے اور کوشش کی ہے کہ ذاتی تجربات، مروجہ وضروری اصولوں سے بھی قاری کی رہنمائی کروں۔ آپ خود بھی اس کتاب سے استفادہ کرتے ہوئے کوئی کمزوری یا تبدیلی کی ضرورت محسوس کریں تو مترجم کی رہنمائی کریں تاکہ اگلی اشاعت میں اسے مزید بہتر بنایا جاسکے۔ اس کتاب کا ابتدائی حصہ اکثر میرا ترجمہ ہے، بقیہ پروفیسر ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب کا ہے، کتاب کے ترجمہ پر نظر ثانی کا کام پروفیسر حبیب الرحمٰن صاحب اور پروفیسر وخطیب (پاکستان نیوی) جناب ایاز عزیز صاحب نے انجام دیا ہے''۔

زبان و بیان کی موزونیت اور کتاب کی سیٹنگ میں سلیقہ مندی کی کمی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح مصنف نے اپنے بیان کردہ بعض اصولوں سے انحراف کیا ہے، اسی طرح مترجم نے بھی ترتیب وتدوین کے اصولوں کا پورا پورا لحاظ نہیں رکھا، حالانکہ ان کو مصنف پر اعتراض کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی کتاب کو بطورِ نمونہ کے پیش کرنا چاہیے تھا، جب کہ زیر نظر کتاب کا ٹائٹل اور سرورق ہی جاذبیت اور سلیقہ شعاری سے خالی ہے۔ امید ہے کہ آئندہ ایڈیشنوں میں کتاب کی ترتیب واشاعت کو معیاری بنانے کی کوشش کی جائے گی۔ یہ کتاب کارڈ ٹائٹل کے ساتھ غیر مجلد چھپی ہے۔

فصاحۃ مؤمن شرح دروس البلاغہ، مؤلف: قاری عبدالرؤف مؤمن زیدی، صفحات: ۱۸۸۔

یہ درس نظامی کی معروف کتاب ''دروس البلاغۃ'' کی اردو شرح ہے، جسے منڈی بہاؤ الدین پنجاب کے ایک عالم دین قاری عبدالرؤف مؤمن زیدی نے تحریر کیا ہے، شرح میں انداز یہ اختیار کیا گیا ہے کہ پہلے عبارت پھر ترجمہ، پھر تشریح اور آخر میں عبارت کی ترکیب ذکر کی گئی ہے، ترجمے اور تشریح کی زبان کافی حد تک رواں اور سلیس ہے۔ ترکیب میں اختصار اور علاماتِ ترقیم کے نہ ہونے کی وجہ سے بعض جگہ الجھن پائی جاتی ہے۔ قاری کے لئے یہ سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے کہ اس لفظ کا تعلق کس سے جوڑا جارہا ہے، لہٰذا مزید وضاحت کردی جائے اور پوری کتاب میں جدید علامات ترقیم کا اہتمام قارئین کے لئے آسانی وسہولت کا باعث ہوگا۔

''دروس البلاغۃ'' کی یہ شرح طلباء وطالبات اور مدرسین کے لئے حل کتاب میں بہترین معاون ہوگی۔ یہ کتاب درمیانے کاغذ اور مضبوط جلد بندی کے ساتھ شائع ہوئی ہے۔ درج ذیل پتے سے اسے منگایا جاسکتا ہے:

سید قاری عبدالرؤف مؤمن زیدی، جامعہ فاروق اعظم، متصل جامع مسجد گلستان، سرکلر روڈ شجاع آباد، ملتان۔

غیبت سے بچیئے، مؤلف: مولانا عبدالحئ لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ، ناشر: مکتبۃ الحي والمدنی، صفحات: ۲۸۰۔

یہ کتاب مولانا عبدالحئ لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ نے تین ماہ کے قلیل عرصے کے اندر اٹھارہ سال کی عمر میں تالیف فرمائی تھی، کتاب کا اصل نام ''زجر الشبان والشیبہ عن ارتکاب الغیبہ'' ہے۔ ڈاکٹر عبدالحلیم چشتی زیدہ مجدہ کے مشورے سے یہ نام تبدیل کرکے اس کا نیا نام ''غیبت سے بچیئے'' رکھا گیا، اس میں قرآن وسنت اور آثار کی روشنی میں غیبت سے بچنے کی ترغیب اور اس کے احکام سے متعلق تفصیلی گفتگو کی گئی ہے، کتاب کا یہ جدید ایڈیشن مولانا محمد امیر علوی میرٹھی کے حواشی وتعلیقات کے ساتھ شائع ہوا ہے، انہوں نے اس میں پیراگراف بنائے، حوالہ جات لکھے اور فارسی اشعار کا ترجمہ کیا۔ کتاب کی ابتداء میں انہوں نے مؤلف کا تعارف بھی ذکر کیا ہے۔

کتاب میں بعض ضعیف روایات اور ایسے واقعات بھی آگئے ہیں جو محل نظر ہیں، ان میں سے صفحہ نمبر